امیر اہلسنت ابوبلال حضرت علامہ مولانا
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

نعت خواں اور نذرانہ

ہر مسلمان کیلئے مفید ترین رسالہ

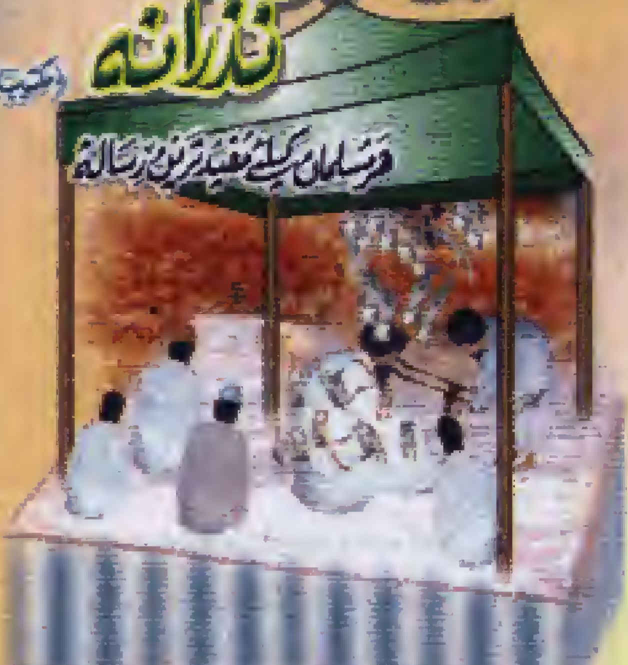

مکتبۃ المدینہ

4921 389-93-91
2201479 ، 2216045-2203311
Email: maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net | www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نعت خوان اور نذرانہ

نعت شریف پڑھنے اور سننے کے شائقین یہ رسالہ پورا پڑھیں،

اِنْ شَاءَ اللّٰه عزوجل قلب میں اِخلاص کا چشمہ مَوجزن ہوگا۔

دُرود شریف کی فضیلت

جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اس دِن اور رات کے گناہ بخش دے۔ (الترغیب والترھیب ۲ ص ۳۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط محمد الیاس عطّار قادری رَضوی عُفِیَ عنہ کی جانب سے بُلبلِ المدینہ میرے میٹھے مَدَنی بیٹے سَلَّمَہُ الباری کی خدمت میں حضرتِ سیِّدُنا حسّان رضی اللہ عنہ کی مُعَنبریں زُلفوں کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا مُشکبار پُر بہار سلام۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال

رضاؔ جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تو پیارے قیدِ خودی سے زہیدہ ہونا تھا

۲۱ صفرُ المظفر ۱۴۲۵ کو نگرانِ شوریٰ نے بابُ المدینہ کراچی کے نعت خوان اسلامی بھائیوں سے "مدنی مشورہ" فرمایا۔ اُنہوں نے جب حِرص و طَمع کی مذّمت بیان کر کے اس بات پر اُبھارا کہ اجتماعِ ذِکر و نعت میں ہر نعت خوان اپنی باری آنے پر اعلان کردے، "مجھے کسی قِسم کا نذرانہ نہ دیا جائے میں اس کو قبول نہیں کروں گا۔" اِس پر آپ نے ہاتھ اُٹھا کر اس عَزم کا اِظہار فرمایا کہ میں اِنْ شَاءَ اللّٰه عزوجل اعلان کردیا کروں گا۔ یہ خبرِ فرحت اثر سُن کر میرا دِل خوشی سے باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بن گیا۔ اللہ عزوجل آپ کو اس عظیم مَدَنی نیّت پر اِستِقامت بخشے۔ میرے دِل سے یہ دعائیں نکل رہی ہیں کہ مجھے اور آپ کو اور جس جس نے یہ مَدَنی نیّت کی ہے اس کو اللہ عزوجل دونوں جہاں میں خوش رکھے، ایمان کی حفاظت اور حُسنِ مغفِرت فرمائے، مدینے کے سدا بہار پھولوں کی طرح ہمیشہ مسکراتا رکھے، حُبِّ جاہ و مال کی اندھیریوں سے نکل کر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب کر خوب

نعتیں پڑھنے سننے کی سعادت بخشے۔ کاش! خود بھی روتے رہیں اور سامعین کو بھی رُلاتے اور تڑپاتے رہیں۔ رِیا کاری سے حفاظت ہو اور اِخلاص کی لازوال دولت ملے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ وسلم

نعت پڑھتا رہوں، نعت سنتا رہوں، آنکھ پُر نم رہے، دِل مچلتا رہے

ان کی یادوں میں ہر دم میں کھویا رہوں، کاش! سینہ محبت میں جلتا رہے

نعت شریف شُروع کرنے سے قبل یا دَورانِ نعت لوگ جب نذرانہ لیکر آنا شروع ہوں اُس وقت مناسِب خیال فرمائیں تو اِس طرح اعلان فرمادیجئے :۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دعوتِ اسلامی کے نعت خوان کیلئے **"مدنی مرکز"** کی طرف سے ہدایت ہے کہ وہ کسی قِسم کا نذرانہ، لِفافہ یا تُحفہ خواہ وہ پہلے یا آخِر میں یا دَورانِ نعت ملے قبول نہ کرے۔ یوں بھی میں سخت گنہگار و اِنتہائی کمزور بندہ ہوں۔ برائے کرم! نذرانہ دیکر مجھے امتحان میں مت ڈالئے، رقم آتی دیکھ کر اپنے دِل کو قابو میں رکھنا میرے بس میں کہاں! میں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رِضا کا طلبگار رہوں لہٰذا نوٹوں کی برسات میں نہیں بارِشِ انوار و تجلّیات میں نہاتے ہوئے نعت شریف پڑھنے کی آرزو ہے۔ مزید معلومات کیلئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مختصر رسالہ **"نعت خوان اور نذرانہ"** **مکتبۃُ المدینہ** سے ہدِیۃً حاصل کرکے پڑھ لیجئے۔ (نعت خوان یہ اعلان اپنی ڈائری میں محفوظ فرمالیں تو سہولت رہے گی، اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زر چاہیے شاہِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی نظر چاہیے

پیارے نعت خوان ! نعت خوانی میں ملنے والا نذرانہ جائز بھی ہوتا ہے اور ناجائز بھی۔ آئندہ سُطور بغور پڑھ لیجئے، تین بار پڑھنے کے باوُجود سمجھ میں نہ آئے تو عُلمائے اہلسنّت سے رُجوع کیجئے۔

پروفیشنل نعت خوان

میرے آقائے نعمت، اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، پیرِ طریقت، عالمِ شریعَت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بدعَت، باعثِ خیروبَرَکت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمت میں سُوال ہوا، ''زید نے اپنے پانچ روپے فیس مولود شریف کی پڑھوائی کے مقرر کر رکھے ہیں، بغیر پانچ روپیہ فیس کے کسی کے یہاں جاتا نہیں۔''

میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا، ''زید نے جو اپنی مجلس خوانی خصوصاً راگ سے پڑھنے کی اُجرت مقرر کر رکھی ہے ناجائز و حرام ہے اس کا لینا اسے ہرگز جائز نہیں، اس کا کھانا صَراحۃً حرام کھانا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ جن جن سے فیس لی ہے یاد کر کے سب کو واپس دے، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو پھیرے، پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں پر تصدُّق کرے، اور آئندہ اس حرام خوری سے توبہ کرے تو گناہ سے پاک ہے۔ اوّل تو سیِّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکرِ پاک خود عمدہ طاعات واجَلّ عبادات سے ہے اور طاعت و عبادت پر فیس لینی حرام۔ (امام، مؤذن، مُعلِّم دینیات اور واعظ وغیرہ اس سے مُستثنیٰ ہیں) ثانیاً بیانِ سائل سے ظاہر ہے کہ وہ اپنی شعر خوانی وزَمزَمہ سنجی کی فیس لیتا ہے یہ بھی محض حرام۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۹ ص ۴۸۶)

فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے: گانا اور اَشعار پڑھنا ایسے اعمال ہیں کہ ان میں کسی پر اُجرت لینا جائز نہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۲۴ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

جو نعت خوان اسلامی بھائی T.V یا محفلِ نعت میں فیس وُصول کرتے ہیں اُن کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا، اہلسنّت کے امام، ولیٔ کامل اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادِق کا فتویٰ جو کہ یقیناً حکمِ شریعت پر مبنی ہے وہ آپ تک پہنچانے کی جسارت کی ہے، حبِّ جاہ و مال کے باعث طیش میں آکر، تیوری چڑھا کر، بل کھا کر علمائے اہلسنّت کی مخالفت کرنے سے جو حرام ہے وہ حلال ہونے سے رہا، بلکہ مزید آخرت تباہ ہو سکتی ہے۔

طے نہ کیا ہو تو ----

ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ بات آئے کہ یہ فتویٰ تو اُن کیلئے ہے جو پہلے سے طے کر لیتے ہیں، ہم تو طے نہیں کرتے، جو کچھ ملتا ہے وہ تبرکاً لے لیتے ہیں، اس لئے ہمارے لئے جائز ہے۔ اُن کی خدمت میں سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور فتویٰ حاضر ہے سمجھ میں نہ آئے تو تین بار پڑھ لیجئے:۔

''تلاوتِ قرآنِ عظیم بغَرَضِ ایصالِ ثواب و ذِکرِ شریف میلادِ پاک حُضُور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور منجملہ عبادات وطاعت ہیں تو ان پر اِجارہ بھی ضرور حرام ومَحذور (ناجائز) اور اجارہ جس طرح صَریح عقدِ زبان (یعنی واضح قول وقرار) سے ہوتا ہے،

عُـرفـاً شَـرطِ مَعرُوف و مَعْهُود (یعنی رائج شدہ انداز) سے بھی ہوجاتا ہے مثلاً پڑھوانے والوں نے زَبان سے کچھ نہ کہا مگر جانتے ہیں کہ دینا ہوگا، وہ (پڑھنے والے بھی) سمجھ رہے ہیں کہ کچھ ملے گا، اُنہوں نے اس طرح پڑھا، انہوں نے اس نیّت سے پڑھوایا، اِجارہ ہوگیا، اوراب دووجہ سے حرام ہوا (۱) ایک تو طاعت پر اِجارہ یہ خود حرام (۲) دوسرے اُجرت اگر عُرفاً مُعیَّن نہیں تو اس کی جہالت سے اجارہ فاسِد یہ دوسرا حرام۔" (ملخصاً فتاویٰ رضویہ ج ۱۹ ص ۴۸۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور) لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ (ایضاً ۴۹۵)

اس مبارَک فتوے سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ صاف لفظوں میں طے نہ بھی ہو تب بھی جہاں Understood ہو کہ چل کر محفل میں قرآنِ پاک، آیتِ کریمہ، دُرود شریف یا نعت شریف پڑھتے ہیں، کچھ نہ کچھ ملے گا رقم نہ سہی سُوٹ پیس وغیرہ کا تحفہ ہی مل جائے اور اور بانیٔ محفل بھی جانتا ہے کہ پڑھنے والے کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہے بس ناجائز و حرام ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ یہ "اُجرت" ہی ہے اور فَرِیقَین گنہگار۔

قافلہ مدینہ اور نعت خوان

سفر اور کھانے پینے کے اَخراجات پیش کرکے نعتیں سننے کی غرض سے نعت خوان کو ساتھ لے جانا جائز نہیں۔ کیوں کہ یہ بھی اُجرت ہی کی صورت ہے۔ لُطف تو اِسی میں ہے کہ نعت خوان اپنے اخراجات خود برداشت کرے۔ بصورتِ دیگر قافلے والے مخصوص مُدّت کیلئے مطلوبہ نعت خوان کو اپنے یہاں تنخواہ پر ملازِم رکھ لیں۔ مثلاً ذیقعدۃ الحرام، ذُوالحجۃ الحرام اور محرم الحرام ان تین مہینوں کا اِس طرح اجارہ (Agreement) کریں کہ سارا وقت اور اُس کا ایک ایک سیکنڈ آپ کا۔ اب اُس دَوران چاہیں تو اس سے کوئی سا بھی جائز کام لے لیں یا جتنا وقت چاہیں چھٹی دیدیں، حج پر ساتھ لے چلیں اور اَخراجات بھی آپ ہی برداشت کریں اور خوب نعتیں بھی پڑھوائیں۔ یاد رہے! ایک ہی وَقت کے اندر دو جگہ نوکری کرنا یعنی اِجارے پر اِجارہ کرنا ناجائز ہے۔ اگر وہ پہلے ہی سے کہیں نوکری پر لگا ہوا ہے تو اب سیٹھ سے صِرف منظوری لے لینا کافی نہ ہوگا بلکہ پہلی نوکری ختم کرنی ضروری ہے۔

دَورانِ نعت نوٹیں چلانا

سامعین کی طرف سے دَورانِ نعت نوٹیں پیش کرنا اور نعت خوان کا قبول کرنا دُرست ہے۔ ہاں اگر فَرِیقَین میں طے کرلیا گیا کہ نوٹ لفافے میں ڈال کر دینے کے بجائے دَورانِ نعت پیش کئے جائیں یا طے تو نہ کیا مگر دَلالۃً ثابت (یعنی Understood) ہو تو اب اُجرت ہی کہلائے گی اور ناجائز۔ بانیٔ محفل جانتا ہے کہ نوٹیں نہیں چلائیں گے تو آئندہ نعت خوان نہیں آئیں گے اور نعت خوان بھی اِسی لئے دلچسپی سے آتے ہیں کہ یہاں نوٹیں چلتی ہیں تو لین دَین اُجرت ہی ہے اور ثواب کے بجائے گناہ کا وَبال۔

کاش! اے کاش! صد کروڑ کاش! اِخلاص کا دَور دورہ ہو جائے اور نعت خوانی جیسی عظیم سعادت کو چند حقیر سکوں کی خاطر برباد کرنے والی حرص کی آفت ختم ہو جائے۔

اُن صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی دِل میں نہ آرزو ہو　　　دُنیا کی ہر طلب سے بیگانہ بن کے جاؤں

سب کے سامنے اُٹھ اُٹھ کر نوٹیں پیش کرنے والا اپنے ضمیر پر لازمی غور کر لے کہ اگر اُس سے کہا جائے سب کے سامنے بار بار دینے کے بجائے نعت خوان کو چپکے سے اکٹھی رقم دے دیجئے کہ حدیثِ پاک میں ہے، "**پوشیدہ عمل، ظاہِری عمل سے ستّر گُنا افضل ھے۔**" (کنز العُمال ج اوّل ص ۲۴۷ حدیث ۱۹۲۹)

تو وہ چپ چاپ دینے کیلئے راضی ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا اس لئے کہ "واہ واہ" نہیں ہوگی! اگر واہ واہ کی خواہش ہے تو رِیا کاری ہے اور رِیا کاری کی تباہ کاری کا عالَم یہ ہے کہ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "غم کے کنویں سے پناہ مانگو۔" عرض کیا گیا، وہ کیا ہے؟ فرمایا، جہنم میں ایک وادی ہے جو رِیا کار کیلئے تیار کی گئی ہے۔ (سنن ابنِ ماجه ص ۲۳ مقدمة الكتاب) بہر حال دینے میں رِیا کاری پیدا ہوتی ہو تو رقم ضائع نہ کرے اور آخرت بھی داؤ پر نہ لگائے۔ نیز اگر نوٹیں چلانے سے "محفل گرم" ہوتی ہو یعنی نعت خواہ کو جوش آتا ہے مثلاً نوٹیں آنے کے سبب شعر کی بار بار تکرار، اُس کے ساتھ اِضافۂ اشعار، آواز بھی پہلے سے زوردار پائیں تو یقین مانئیں اخلاص رُخصت ہو گیا، پیسوں کے شوق میں پڑھنے والے کو دینا ثواب کے بجائے اس کی حرص کی تسکین کرتے ہوئے گناہ پر مدد کرنا ہے۔

نعت خوانی اور عمرہ کا ٹکٹ

جہاں خوب نوٹ نچھاور ہوتے ہوں، عُمرہ کا ٹکٹ قُرعہ اندازی کے ذریعہ پیش کیا جاتا ہو وہاں نعت خوان وسامعین کا اہتمام کے ساتھ جانا، اِختتام تک رُکنا مگر غریبوں کے یہاں جانے سے کترانا، حیلے بہانے بنانا یا گئے بھی تو دُنیوی کشش نہ ہونے کے سبب جلد لوٹ جانا سخت محرومی ہے اور ظاہر ہے کہ اِخلاص نہ رہا۔ اگر پیسے، کھانا یا اچھی شیرینی ملنے کی وجہ سے مالداروں کے یہاں جاتا ہے تو گناہ گار ہے، حدیثِ پاک میں ہے، "جس نے کسی مالدار کی اُس کے مال کے سبب تعظیم کی اُس کا ایک تہائی دِین جاتا رہا۔" عدمِ شرکت کے لئے جھوٹے حیلے بہانے بنانا مثلاً تھکن ومرض وغیرہ نہ ہونے کے باوجود، میں تھکا ہوا ہوں، طبیعت ٹھیک نہیں، گلا خراب ہو گیا ہے وغیرہ زَبان یا اشارے سے کہنا گناہ کبیرہ حرام اور جہنم میں لے جانا والا کام ہے۔

ناجائز نذرانہ دینی کام میں صَرف کرنا کیسا؟

اگر کوئی نعت خواں صَراحۃً یا دَلالۃً ملنے والی اُجرت یا رقم کا لِفافہ لیکر مسجد، مدرسہ یا کسی دینی کام میں صَرف کر دے تب بھی اُجرت لینے کا گناہ دُور نہ ہوگا۔ واجب ہے کہ ایسا لفافہ یا تحفہ وغیرہ قبول ہی نہ کرے۔ ہاں چاہے تو پیش کرنے والے کو صَرف مشورہ دے دے کہ آپ اگر چاہیں تو یہ رقم خود ہی فُلاں نیک کام میں خرچ کر دیجئے۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر عطا فرمائی

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نعت شریف سُن کر سیِّدُنا امام شَرَفُ الدِّین بُوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں "بُردِیَمانی" یعنی "یَمَنی چادَر" عنایت فرمائی اور بیدار ہونے پر وہ چادر مبارک اُن کے پاس موجود تھی۔ اسی وجہ سے اس نعت شریف کا نام **قصیدۂ بُردہ شریف** مشہور ہوا۔ اگر اس واقِعہ کو دلیل بنا کر کہے کہ نعت خواں کو نذرانہ دینا سنّت اور قبول کرنا تبرک ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا فرمانا سر آنکھوں پر۔ یقیناً سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعالِ مبارکہ عینِ شریعت ہیں۔ مگر یاد رہے! سرکارِ عالم مدار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم نے بُردِیَمانی عطا کرنے کا طے نہیں فرمایا تھا نہ ہی معاذَ اللہ امام بُوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے شَرط رکھی تھی کہ چادر ملے تو پڑھوں گا بلکہ اُن کے تو وَہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ بُردِیمانی عنایت ہوگی۔ آج بھی اس کی تو اجازت ہی ہے کہ نہ اُجرت طے ہو اور نہ ہی دلالۃً ثابت (یعنی Understood) ہو اور نعت خواں کے وہم وگمان میں بھی نہ ہو اور اگر کوئی کروڑوں روپے دیدے تو یہ لینا دینا یقیناً جائز ہے اور جس خوش نصیب کو سردارِ مکۂ مکرمہ، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ عطا فرمادیں، خدا کی قَسم! اُس کی سعادتوں کی معراج ہے اور رہا سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنے میں نعت خواں وغیر نعت خواں کی کوئی قید بھی نہیں۔ ہم تو انہیں کے ٹکڑوں پہ پل رہے ہیں۔ سرکارِ والا تبار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عنایت نشان ہے، **انما انا قاسم واللّٰہُ یعطی** "یعنی اللہ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔" (بخاری و مسلم)

رَبّ ہے مُعطی یہ ہیں قاسم　　　رِزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا　　　پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

نعت خوانی اور کھانا

قاری ونعت خوان کوکھانا پیش کرنے کے سلسلہ میں میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، ''اگر پڑھنے کے عِوض کھلاتا ہے تو یہ کھانا نہ کھلانا چاہئے اگر کِھلائے گا تو یہی کھانا اِس کا ثواب ہوگیا اور (مزید) ثواب کے چاہتا ہے بلکہ جاہلوں میں جو یہ دستور ہے کہ پڑھنے والوں کو عام حِصّوں سے دُونا دیتے ہیں اور بعض اَحمق پڑھنے والے اگر اُن کو اَوروں سے دُونا نہ دیا جائے تو اِس پر جھگڑتے ہیں۔ یہ زیادہ لینا دینا بھی منع ہے اور یہی اُس کا ثَواب ہوگیا۔ (فتاوی رضویہ جلد ۱۰ نصف آخِر ص ۱۸۵)

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی،

لا تشتروا باٰیٰتی ثمنا قلیلاً

ترجمۂ کنزالایمان: میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو۔ (پ ۱ ، البقرۃ ۴۱)

سب کیلئے کھانا

اس صَفحہ پر ایک دوسرے فَتوے میں ارشاد فرمایا، ''جب کسی کے یہاں شادی میں عام دعوت ہے جیسے سب کو کھلائے گا، پڑھنے والوں کو بھی کھلایا جائے گا اس میں کوئی زیادت وتخصیص نہ ہوگی تو کھانا پڑھنے کا مُعاوضہ نہیں، کھانا بھی جائز اور کھلانا بھی جائز۔''

اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

قاری اورنعت خوان وغیرہ کی دعوت سے متعلّق امامِ اہلسنّت رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ سے جو امور واضح ہوئے وہ یہ ہیں،

(۱) کھانا کھلانے والے کے لئے جائز نہیں کہ وہ ان نیک کاموں کی اُجرت کے طور پر مذکورہ افراد کو کھانا کھلائے۔

(۲) یہ قاری اورنعت خوان کے لئے ناجائز ہے کہ وہ بطورِ اُجرت دعوت کھائیں۔

(۳) اگر مذکورہ افراد میں سے کوئی بیان بھی کرے یا قرأت ونعت شریف پڑھنے کے بعد ''خصوصی دعوت'' کو قبول کرتے ہوئے کھائے گا تو ثوابِ اُخروی سے مَحروم رہے گا بلکہ یہی کھانا چاہے بسکٹ وغیرہ اس کا اَجر ہو جائے گا۔

(۴) اگر عام دعوت (یعنی وہ نعت خوان غیر حاضر ہوتا جب بھی یہ دعوت ہوتی) تو اب ضِمناً ان مذکورہ افراد کو کھلانے اوران کے کھانے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔

(۵) اگر دعوت تو عام ہو مگر قاری یا نعت خوان کے لئے خُصوصی کھانے کا اہتمام ہو مَثَلاً لوگوں کیلئے صِرف بریانی اوران کے لئے سَلاد، رَائتے اور چائے کا بھی اہتمام ہو یا دِیگر لوگوں کو ایک ایک حصّہ اوران کو زیادہ دیا جائے تو وہ خُصوصیت وزِیادتِ اُجرت ہونے کے باعث فریقین کے لیے ناجائز ہے۔

اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کا فرمان حق ہے

امامِ اہلسنّت رضی اللہ عنہ کے جو کچھ ارشاد فرمایا، بلاشبہ وُہی حق ہے، اس میں یہ عذر نہیں سُنا جائے گا کہ صاحبِ خانہ نے مَحبت اور خوشی سے اہتِمام کیا اور مذکورہ افراد چونکہ نیک لوگ ہیں لہٰذا ان کی خدمت مطلوب ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو دعوت کرنے والے غور فرمائیں کہ اگر ''یہ نیک افراد'' یا ان میں سے کوئی ایک ''نیک صاحب'' اچانک آپ کے علاقے میں تشریف لے آئیں تو کیا ان کی خدمت کو سعادت تصوُّر کرتے ہوئے اسی طرح دعوت کا اہتمام فرمائیں گے اور نذرانے بھی حاضر کریں گے؟ بالفرض اگر واقعی کوئی ایسا معاملہ کرتا بھی ہو تب بھی قرأت و نعت خوانی کے مواقع پر ان کا خُصوصی دعوت کرنا ممنوع ہی رہے گا۔

کیا ہر حال میں دعوت قبول کرنا سنّت ہے؟

اگر نعت خوان اور قاری صاحبان یہ کہیں کہ ہم نے نہ تو اس خُصوصی دعوت کے لیے کہا تھا اور نہ ہی اُجرت کے طور پر کھاتے ہیں بلکہ دعوت قبول کرنا سنّت ہے اس لئے تبرُّک سمجھ کر نیاز کھالیتے ہیں، ایسا کہنے والوں کو غور کر لینا چاہئے کہ اگر کسی اجتماعِ ذِکر و نعت کے موقع پر نیاز کے نام پر ''خصوصی دعوت'' نہ کی جائے تو کیا اپنی دِلی کیفیات میں تبدیلی نہیں پاتے؟ کیا انہیں اس بات کا اِحساس نہیں ہوتا کہ کیسے عجیب لوگ ہیں کہ پانی تک کا نہیں پوچھا؟ کیا آئندہ اس جگہ پر نعت خوانی کے لئے آنے میں ہچکچاہٹ نہیں ہو گی؟ نیز اگر کوئی مسلمان کہیں دُور مثلاً بابُ المدینہ کراچی سے مرکزُ الاولیاء لاہور پاکستان سے افریقہ صِرف کھانے کی دعوت کے لیے بُلائے تو سنت کہہ کر جھٹ قبول فرمالیتے ہیں؟ اگر مذکورہ افراد اپنی دِلی کیفیات تبدیل نہیں پاتے نہ ہی ضیافت نہ کرنے پر کسی کے سامنے شِکایت کرتے ہیں نہ ہی آئندہ ایسی جگہ جانے میں جذبے کی کمی محسوس کرتے ہیں، نیز دیگر غریب اسلامی بھائیوں کی دعوت قبول کرنے میں بھی پس و پیش سے کام نہیں لیتے تو ان پر آفرین ہے، ایسے نعت خوان قابلِ ستائش ہیں مگر پھر بھی ان کے لیے ان مَواقع پر خُصوصی دعوت قبول کرنا ممنوع ہی رہے گا کہ اَحکامِ شریعت کا مدار اَکثر پر ہے جُزئیات (جز۔ءِی۔یات) پر نہیں۔

اللہ کرے دِل میں اُتر جائے مِری بات

وَسوسوں میں نہ آئیں

محترم نعت خوان! ممکن ہے شیطان آپ کو طرح طرح کے وسوسے ڈالے، بہکائے اور یہ باور کرنے کی کوشش کرے کہ تُو تو مُخلص ہے، تیرا کوئی قُصور نہیں، لوگ تجھے مجبور کرتے ہیں اور یہ بھی بے چارے محبت کی وجہ سے بخوشی ایسا کرتے ہیں، کسی کا دِل نہیں توڑنا چاہئے، تو سب کچھ قبول کرلیا کر اور یوں بھی یہ تیرے لئے تبرُّک ہے اور اگر کوئی نعت خوان نابینا یا معذور ہو تو اُس کو وَسوسے کے ذَریعے مات کرنا شیطان کیلئے مزید آسان ہوتا ہے۔ دیکھئے! نابینا ہو یا بینا حکمِ شریعت ہر ایک کیلئے وُہی ہے جو میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ کی روشنی میں بیان کیا گیا۔ ہم سب کا اسی میں بھلا ہے کہ حرام کھانے کھلانے سے بچیں۔

نفس کی چال میں آکر شرعی فتاویٰ کے مقابلے میں اپنی مَنطِق بگھار کر سادہ لوح عوام کو تو جھانسا دیا جاسکتا ہے مگر حرام پھر بھی حرام ہی رہے گا۔ اللہ عزوجل ہم سب کو حرام کھانے پہننے سے بچائے۔ آمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ وسلم

حُجّۃُ الْاِسلام حضرت امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی نقل فرماتے ہیں، آدمی کے پیٹ میں جب حرام کا لُقمہ پڑا تو زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اُس پر لعنت کرے گا، جب تک کہ وہ لقمہ اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں مرگیا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

(مکاشفۃ القلوب اردو ص ۳۶)

نعت خوانی اعزاز ھے

پیارے بُلبلِ مدینہ ! جو نعت خوانی کی سعادت کے اِعزاز کو سمجھنے سے مَحروم ہوا اسے حُبِّ مال و جاہ وغیرہ کی آفتیں سرمایہ داروں، وزیروں اور افسروں وغیرہ کے یہاں ہونے والی محافل (خدانخواستہ نمائشی ہوئیں تب بھی) میں تو خوش دِلی سے لے جائیں گی۔ مگر غریب اسلامی بھائی جو نہ ایکو ساؤنڈ کی ترکیب بنا سکے نہ آؤ بھگت کر سکے نہ ہی غریب ہونے کے سبب بے چارہ کثیر افراد جمع کر سکے وہاں جانے میں اس کا دِل گھبرائے گا، جی اُکتائے گا اور گلا بھی ''بیٹھ'' جائے گا! جن کے دِل میں واقعی عشق و محبت اور نعت خوانی کی حقیقی عظمت ہے اُن کو غریبوں کے یہاں طالبِ ثواب ہو کر حاضری دینے میں کون سی رُکاوٹ آسکتی ہے؟ امیر ہو یا غریب جو بھی شرعی تقاضوں کے مطابق اِخلاص کے ساتھ اجتماعِ ذِکر و نعت کا اہتمام کرے گا اُس کا اور اُس میں شریک ہونے والے ہر مسلمان کا بیڑا پار ہوگا (اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل) چُنانچہ نعت خوانی کی فضیلت پڑھئے اور جھومئے:۔

ایمان کی حفاظت کا نُسخہ

شیخ الاسلام حضرتِ علامہ ابنِ حَجر مکّی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے منقول ہے، حضرتِ سیّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ الھادی نے فرمایا، ''محفلِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اَدب و تعظیم کے ساتھ حاضری دینے والے کا ایمان سلامت رہے گا، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل''

(النعمۃ الکبریٰ ص ۲۴)

سبحان اللہ! جب بھی اجتماعِ ذِکر و نعت میں حاضری ہو تو با اَدب رہنا چاہئے اور مقصود رِضائے الٰہی عزوجل ہو۔ جہاں اہتمام پر لنگر وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہو ایسی جگہ تاخیر سے پہنچنا سخت معیوب اور اپنے لئے غیبت، تہمت اور بدگمانی کا دروازہ کھولنے کا سبب ہے ہاں جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔

نعت خوان کی حکایت

اب مخلص نعت خوان کی فضیلت اور معمولی سی بے احتیاطی کی شامت پر مشتمل نہایت ہی عبرت آموز حکایت مُلاحظہ فرمایئے، چنانچہ میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ ''مقال عرفا باعزاز شرع وعلماء'' (مفتی محمد قاسم عطاری سلمہ الباری نے شریعت وطریقت کی تسہیل وتخریج کر کے ''بیعت وخلافت'' کا نام رکھا ہے) میں میزان الشریعۃ الکبریٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا محمد بن ترین مداحِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی نعت خوان) کے متعلق مشہور ہے کہ انہیں جاگتے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمنے سامنے زیارت ہوئی تھی۔ جب وہ صُبح کے وقت روضۂ اطہر حاضر ہوئے تو حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنی قبرِ انور میں سے کلام فرمایا۔ یہ نعت خوان اپنے اسی مقام پر فائز رہے حتی کہ ایک شخص نے ان سے درخواست کی کہ شہر کے حاکم کے پاس اس کی سفارش کریں آپ رحمۃ اللہ علیہ حاکم کے پاس پہنچے اور سفارش کی۔ اس حاکم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی مسند پر بٹھایا۔ تب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ پھر یہ ہمیشہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں زیارت کی تمنا پیش کرتے رہے مگر زیارت نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ ایک شعر عرض کیا تو دُور سے زیارت ہوئی، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''ظالموں کی مَسند پر بیٹھنے کے ساتھ میری زیارت چاہتا ہے اس کا کوئی راستہ نہیں۔'' حضرت سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں ان بُزرگ کے متعلق خبر نہ ملی کہ ان کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی یا نہیں حتی کہ ان کا وصال ہوگیا۔ (میزان الشریعۃ الکبریٰ ص ۴۸) جو لوگ ذاتی مفاد کی خاطر اربابِ اقتدار کے پیچھے پھرتے، کبھی کسی وزیر یا صدر وغیرہ کے یہاں موقع ملے تو اُڑتے ہوئے حاضر ہوجاتے ہیں، صدر تمغہ پہنادے یا ہاتھ ملائے تو اُس کی تصویر آویزاں کرتے دوسروں کو دکھاتے اور اس کو بہت بڑا اعزاز تصوّر کرتے ہیں اُن کیلئے گزشتہ حکایت میں بہُت کچھ درسِ عبرت ہے۔

العاقل تکفیه الاشارة ''یعنی عقلمند کیلئے اشارہ ہی کافی ہے۔''

پیارے نعت خوان! اگر آپ روحانیت چاہتے ہیں تو سامعین کی کثرت وقِلّت کو مت دیکھئے، چاہے ہزاروں کا اجتماع ہو یا فقط ایک ہی فرد، اُسی لگن اور دھن کے ساتھ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے تصوُّر میں ڈوب کر نعت شریف پڑھیے، بلکہ تنہائی میں بھی ثنا خوانی کی عادت بنایئے۔ حضرتِ مولٰینا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اس شعر کو صِرف رسمی طور پر پڑھنے کے بجائے اس کی حقیقت کی طرف بھی متوجہ رہیے ۔

دِل میں ہو یاد تری صلی اللہ علیہ وسلم گوشۂ تنہائی ہو   پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل،

جلوے خود آئیں طلبِ دِیدار کی طرف

اگر کوئی بات غَلَط پائیں تو میری اِصلاح فرمادیجئے۔

دعائے مغفرت کا بھکاری ہوں۔ والسلام مَعَ الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفِرت

۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ